مرض اور فرض شناسی میں دیانتداری

تحریر: سہیل احمد لون

چند برس قبل جرمنی کے شہر ڈارم شٹڈ (Darmstadt) میں مقیم میرے کزن ناصر بٹ کی کمر میں تکلیف ہوگئی۔ ہفتے کے سات دن ڈبل ڈیوٹی کرنے کی وجہ سے اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ ڈاکٹر کے پاس چلا جائے۔ درد کی شدت کم کرنے کے لیے دن میں کئی بار درد کی دوا کھا کر کمہار کے گدھے کی طرح کام پر لگ جاتا۔ میں اس کو مذاق سے اکثر ''مصروف بٹ'' کہہ کر مزا لیتا۔ ایک روز میں اس سے ملنے اس کے گھر پہنچ گیا تب مجبوراً وہ کام سے چھٹی کرنے پر مجبور ہوگیا۔ اپنی کمر کی تکلیف کا مجھ سے ذکر کیا تو میرے اصرار پر ڈاکٹر کے پاس جانے پر راضی ہوگیا۔ خوش قسمتی سے آرتھوپیڈک سرجن نے اسے وقت دے دیا۔ ہم دونوں ہڈیوں اور جوڑوں کے ماہر ڈاکٹر کے پاس مقررہ وقت پر پہنچ گئے۔ ڈاکٹر نے ناصر بٹ سے کمر کی تکلیف کے متعلق مختلف سوالات کیے، پھر جوتے اور شرٹ اتار کر بیڈ پر لٹا کر اپنے پیشہ وارانہ طریقوں سے طبی معائنہ بھی کیا۔ تمام ٹیسٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ناصر بٹ کو شرٹ اور جوتے پہننے کا کہا۔ ڈاکٹر صاحب مطمئن تھے ناصر بٹ مکمل طور پر فٹ ہے مگر حیران تھے کہ درد اتنی شدت سے کیوں ہوتی ہے۔ اسی اثناء میں ڈاکٹر صاحب کی نظر ناصر بٹ کے جوتوں پر پڑی۔ ڈاکٹر صاحب نے ناصر بٹ سے پوچھا تم اکثر کونسے جوتے استعمال کرتے ہو؟ ناصر بٹ نے کہا کہ گزشتہ دو برس سے یہی جوتے استعمال کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے دوبارہ جوتے اتارنے کا کہا۔ دونوں جوتوں کو ہر زاویے سے دیکھ کر مسکرا کر کہا کہ تمھیں کسی دوا یا ایکسرسائز کی ضرورت نہیں بلکہ جوتے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے دکھایا کہ ایک جوتے کی ایڑھی ایک طرف سے بہت کم تھی جبکہ دوسرے کی نارمل تھی۔ ناصر بٹ کی چال ایسی تھی کہ وہ بائیں طرف والی ایڑھی ایک طرف سے جلدی گھس جاتی تھی۔ دونوں جوتوں کی اونچائی برابر نہ ہونے کی وجہ سے چلتے ہوئے کمر پر اثر پڑتا، پینٹ کی بائیں جیب میں ہی ڈاکٹر صاحب نے ناصر کا پرس بھی دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ یہ پرس کتنے گھنٹے اس جیب میں رہتا ہے، ناصر نے بتایا تقریباً 18 گھنٹے روزانہ۔ اسی حالت میں وہ 8 گھنٹے ڈرائیونگ بھی کرتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے جوتے تبدیل کرنے اور پرس کو بیک پاکٹ میں نہ رکھنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کوئی دوائی تجویز نہ کی بلکہ کہا کہ آئندہ خود ہی اس بات کا خیال رکھنا کہ جب دونوں جوتوں کی ایڑھیاں برابر نہ رہیں تو جوتا تبدیل کر لینا۔ ہم نے اسی وقت بازار گئے اور ناصر بٹ نے نیا جوتا خرید کر پہن لیا۔ اس کے علاوہ اپنا پرس بھی پینٹ کی بیک پاکٹ میں رکھنا ترک کر دیا۔ چند روز میں کمر بالکل نارمل ہوگئی۔ ایک بار میرے منہ میں چھالے پڑ گئے تو ڈاکٹر نے مجھے منہ میں لگانے کی دوا کی بجائے معدے میں سوزش کی دوا دی۔ کیونکہ منہ میں چھالے معدے کی سوزش کی وجہ سے تھے۔ ایک ماہر طبیب کسی بھی بیماری کی اصل وجہ کو تلاش کرتا ہے جب اصل وجہ پتہ چل جائے تو اس بیماری کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے دوا تشخیص کی جاتی ہے۔ انسانی جسم ہو یا کسی معاشرے کا نظام اس میں پائی جانے والی بیماریوں، خامیوں اور برائیوں کو اصل وجہ تلاش کر کے ان کا مناسب حل ڈھونڈ کر جسم یا معاشرے کو صحت مند بنایا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں برائی کرنے والے سے زیادہ برائی کے موجد یا برائی کروانے والے کو سزا و جرمانے کا سامنا کرنا پڑتا

ہے۔ یورپ میں اگر کوئی غیر قانونی تارکین وطن کسی جگہ کام کرتا پکڑا جائے تو اسے تو ایک ہزار سے دو ہزار یورو کا جرمانہ یا معمولی سزا ہوتی ہے مگر جس نے اسے ملازمت پر رکھا ہوتا ہے اسے 10 سے 20 ہزار یورو کا جرمانہ اور سخت سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انسانی اسمگلنگ کے گھناؤنے دھندے میں بھی یہی اصول ہے کہ جو لوگ غیر قانونی طریقے سے ملک میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ ڈیپورٹ کر دیا جاتا ہے، مگر انسانوں کے سمگلر کے لیے سزا اور جرمانے کا معیار کافی سخت ہے۔ کینیڈا میں انسانی اسمگلر کو پانچ لاکھ ڈالر جرمانہ اور دس برس کے لیے جیل بھیجا جا سکتا ہے۔ برطانیہ میں بھاری جرمانہ یا چودہ برس تک پابند سلاسل کیا جا سکتا ہے، میکسکو سے لاس اینجلس غیر قانونی طریقے سے بارڈر کراس کروانے پر 10 برس جیل اور ڈھائی لاکھ جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح امیگریشن سٹیٹس حاصل کرنے کے لیے فراڈ شادیاں کروانے والے لوگوں کو سزا و جرمانہ زیادہ اور فراڈ شادی کرنے والوں کو کم سزا ملتی ہے۔ یورپ کے دیگر ممالک کی طرح برطانیہ میں بھی دکانوں پر اٹھارہ برس سے کم عمر کو شراب بیچنا جرم تصور کیا جاتا ہے۔ 18 برس سے کم عمر والا شراب خریدتے پکڑا جائے تو اسے محض وارننگ دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے مگر بیچنے والے کو 5 ہزار پاؤنڈ تک کا جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ وطن عزیز میں انتخابات کی تیاریاں عروج پر ہیں جس میں امیدواروں کی اہلیت جانچنے کے لیے ایسی چھلنی کا استعمال کیا گیا جس میں کچھ تو فوری نکل گئے جو اٹک گئے وہ بھی چند روز میں نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ عدالتوں نے جعلی ڈگری ہولڈر کو جرمانہ اور جیل جانے کا حکم صادر کیا۔ چند دنوں میں وہ جیلوں سے پھر رہا کر دیے گئے جعلی ڈگری ہولڈرز کو جیلوں سے پھولوں کے ہار پہنا کر والہانہ انداز میں گھر لے جایا گیا جیسے وہ جیل سے نہیں اعتکاف سے اٹھا کر لائے گئے ہوں۔ جعلی ڈگری والے کو سزا سنائی جاتی ہے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے، بعض افراد کو انتخابات کے لیے نااہل بھی قرار دیا گیا مگر کبھی کسی نے اس کو قانون کے کٹہرے میں لانے کی بات نہیں کی جو جعلی ڈگریوں کا دھندا کرتے ہیں؟ پاکستان میں ٹریفک حادثات کی ایک بڑی وجہ ٹریفک کے قوانین سے ناآشنائی ہے، موٹر سائیکل سے لیکر جہاز کے لائسنس کا ریٹ ہے، لائسنس خرید کر حادثات کرنے والوں سے بڑے مجرم وہ ہیں جو لائسنس بیچتے ہیں پھر لائسنس فروشوں کا مکروہ دھندا بند کیوں نہیں کیا جاتا؟ آرٹیکل 6 کے تحت پرویز مشرف پر غداری کا مقدمہ کرنے کی بات کی جاتی ہے مگر غداری کی سازش بنانے والوں کی گردن پر کوئی ہاتھ ڈالنے کی بات نہیں کرتا؟ نشہ آور چیزوں کے استعمال پر لوگوں کو جرمانے اور سزائیں دی جاتیں ہیں مگر ڈرگ ڈیلر بے نقاب کرنے کی جرات کوئی نہیں کرتا؟ غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے کو سزا دی جاتی ہے مگر غیر قانونی اسلحہ بیچنے والوں کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا جاتا؟ غیر معیاری، ملاوٹ شدہ اور مضر صحت اشیاء کو فروخت کرنے والوں کو کبھی کبھار سزا مل جاتی ہے مگر ایسی ناقص اور زہریلی اشیاء کے بنانے والوں کا چہرہ ہمیشہ مخفی کیوں رکھا جاتا ہے؟ امتحانی مراکز میں نقل کرتے ہوئے پکڑا جانے پر تین برس تک امتحانات دینے پر پابندی کا سامنا ہو جاتا ہے مگر جو مافیا امتحانی مراکز کو خرید کر نقل کرواتا ہے اس سے کوئی باز پرس کیوں نہیں کرتا؟ نسلی، لسانی اور علاقائی اور فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث عام مہرے اور پیادے تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے زیر عتاب آجاتے ہیں مگر ان فسادات کے موجد کسی نام نہاد عالم، مذہبی یا سیاسی رہنما کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات کیوں نہیں کرتا؟ میڈیا پر اکثر دکھایا جاتا ہے کہ دہشت گرد یا خودکش بمبار پکڑے ہیں۔ بدقسمتی سے وہ عدالتی کارروائی سے پہلے ہی رہا ہو جاتے ہیں یا عدالت سے بری کروالیا جاتا ہے، اگر سزا ہو بھی جائے تو جیلوں سے بھی مکھن سے

بال کی طرح نکال لیا جاتا ہے، دہشت گرد پکڑنے سے آج تک دہشت گردی ختم تو درکنار کم بھی نہ ہوئی تو پھر خودکش بمبار فیکٹریوں کا سراغ لگانے کی کوشش کیوں نہ کی گئی؟ دہشت گردوں کے بانی اور دہشت گردی کی سوچ کو کیوں نہیں کچلا گیا؟ اگر اچھا طبیب بیماری کی وجہ تلاش کر کے اس کا علاج اور دوا تجویز کرتا ہے تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی چاہیے کہ برائی کی وجہ، برائی کو فروغ دینے والا یا برائی کا موجد ہی ختم کیا جائے۔ برے ختم کرنے کی بجائے اگر برائی کو ہی ختم کرنے کی کوشش کی جائے تو...... نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری......!!!! جب تک ہم مرض اور فرض شناسی میں دیانتدار نہیں ہونگے ہم معاشرے کو برائی کے سرطان سے محفوظ نہیں کر سکتے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com